

جمهوریت کو در پیش چینچ (Challenges to Democracy)

اجمالی تعارف

یہ اختتامی باب آپ نے جمہوری سیاست سے متعلق گزشتہ دوسالوں میں جو کچھ بھی معلومات حاصل کی ہیں ان سب بنیادی سوالات کا اجمالی ذکر کرتا ہے: وہ کون سے چینچ درپیش ہیں جن کا مقابلہ ہمارے ملک میں یا کسی بھی دوسری جگہ جمہوریت کرتی ہے؟ جمہوری سیاست کی اصلاح کیسے کی جاسکتی ہے؟ ہماری جمہوریت اپنے نتائج اور عمل میں کیسے زیادہ جمہوری ہو سکتی ہے؟ یہ باب ان سوالوں کے جوابات نہیں دیتا۔ یہ محض ان راہوں کی کچھ تجاویز پیش کرتا ہے جن پر چل کر ہم اصلاحات اور چینچوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں یہ آپ کو دعوت دیتا ہے کہ آپ خود ان مسائل پر غور کریں اور ذاتی غور و فکر کے نتیجہ میں ان چینچوں پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ اپنے نئے عمل کے ذریعہ انھیں حل کرنے کی سعی کریں اور جمہوریت کی خود اپنی تعریف متعین کریں۔

۸
۱۰

چیلنج کے بارے میں غور و فکر

بدلنے اور اس کے بعد انھیں اپنے یہاں جمہوری حکومت کو رواج دینے کے بنیادی چیلنج کا سامنا ہے۔ اس نے غیر جمہوری اثرات کو کمرنے، فوجی حکومت سے گریز کرنے اور ایک آزاد، خود مختار اور فرائض منصی ادا کرنے والی مملکت کو وجود میں لانے کے عمل کو پیچیدہ کر دیا ہے۔ بہت سی مشتمک جمہوریتیں توسعے کے چیلنج کا سامنا کر رہی ہیں۔ انھیں جمہوری حکومت کے بنیادی اصولوں کو تمام علاقوں، مختلف سماجی گروپوں اور مختلف اداروں پر منتبط کرنا پیچیدہ اور مشکل نظر آتا ہے۔ مرکزی یا صوبائی حکومتوں کو تفویض اختیارات کے تعلق سے مقامی حکومتوں کو یقین دہانی کرنا، وفاقی اصولوں کے پہلوں خواتین اور اقیتی گروپوں، تمام وفاقی اکائیوں تک توسعے کرنا، اس چیلنج میں شامل ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ غیر جمہوری انداز سے کم سے کم فیصلہ ہونا چاہیے۔ بشویں ہندوستان اور دوسری جمہوریتیں جیسے امریکہ وغیرہ زیادہ تر ممالک اس چیلنج کا سامنا کر رہے ہیں۔

جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنے اور مشتمک کرنے کے تیرے چیلنج کا کسی نہ کسی شکل میں تمام جمہوریتوں کو سامنا ہے۔ یہ جمہوریت کا عمل اور اس کے اداروں کو مشتمک کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب لوگ جمہوریت کے تین اپنی توقعات کو حقیقت کا جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ لیکن عام لوگ مختلف سماجوں میں جمہوریت سے مختلف توقعات وابستہ رکھتے ہیں۔ تاہم یہ چیلنج دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف معنی و مفہوم رکھتا ہے۔ عام معنی میں، یہ ان اداروں کو مشتمک کرنے کا مفہوم رکھتا ہے جن کے ذریعہ عوام کی شرکت اور کثروں میں مدد ملتی ہے۔ یہ حکومت کے فیصلہ لینے کے عمل میں طاقت ورلوگوں اور مالداروں کے اثرات اور کثروں کو کم کرنے کی کوشش کا مقاضی ہے۔

ہم نے ان مختلف مثالوں اور کہانیوں میں جسے ہم اپنی نویں جماعت کی دری کتاب میں پڑھ پکے ہیں اور اسی کتاب کے ابتدائی ابواب میں ان چیلنج کا ذکر کر دیا ہے۔ آئیے ہم اپنے جمہوریت کے سفر میں اہم مراحل کی طرف واپس چلیں، اپنی یادداشت کوتازہ کریں اور ان چیلنجوں کو نوٹ کریں جن میں سے ہر ایک سے جمہوریت نبرد آزمائے۔

کیا آپ کو اپنی نویں جماعت کی سیاست کی دری کتاب کا پہلا باب یاد ہے؟ ہم نے گذشتہ سوالوں پر مشتمل پوری دنیا میں جمہوریت کی توسعے کا جائزہ لیا ہے۔ اس کے بعد ہمارے جائزہ نے ہمارے بنیادی تاثر کو صحیح ثابت کر دیا ہے: جمہوریت معاصر دنیا میں ایک غالب طرز حکومت ہے۔ اس کا کوئی سمجھیدہ مقابل اور حریف نہیں ہے۔ تاہم جمہوری سیاست کے مختلف پہلوؤں کا ہمارا مطالعہ ہمیں کچھ اور بھی بتاتا ہے۔ جمہوریت کا وعدہ پوری دنیا میں کہیں بھی حقیقت سے ہم آپنے نظر نہیں آتا۔ جمہوریت کو کوئی چیلنج کرنے والے حریف نہیں تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے سامنے مواعظ و مشکلات ہیں ہی نہیں۔

جمہوریت کے اس سفر میں ہم نے مختلف عنوانات سے ایسے بہت سے اہم چیلنجوں کا ذکر کیا ہے جس کا جمہوریت پوری دنیا میں سامنا کر رہی ہے۔ چیلنج کا مطلب محض کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم عام طور پر انھیں مشکلات کو چیلنج کہتے ہیں جو اہم ہوں اور جن پر قابو پایا جاسکے۔ چیلنج دراصل اس مشکل کو کہتے ہیں جس کا تعلق داخلی طور پر ترقی کے موقع سے ہوتا ہے۔ ایک بار جب ہم ایک چیلنج پر قابو پاتے ہیں تو اس کے بعد ہمارے سامنے اس سے بڑا چیلنج آ کھڑا ہوتا ہے۔

مختلف ممالک کو مختلف قسم کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ کیا آپ جمہوری حکومتوں کا سنہ 2000 کا بناوہ نقشہ دوبارہ ملاحظہ فرماسکتے ہیں جو آپ کی دری کتاب میں مسلک تھا۔ تقریباً ایک چوتھائی دنیا آج بھی جمہوری حکومت کے تحت نہیں ہے۔ دنیا کے ان حصوں میں جمہوریت کے لیے چیلنج بہت سخت ہے۔ ان ممالک کو جمہوریت میں

درجہ گیارہ میں پھر ملیں گے
معلوم نہیں آپ سیاست
اللہ تعالیٰ تمہیں امتحان
میں کامیاب پڑھیں گے
کرے خدا حافظ او
خدا حافظ
یا نہیں۔



مختلف سیاق و سباق، مختلف چیز

ان میں سے ہر کاٹوں جمہوریت کے ایک چیز کی نمائندگی کرتا ہے۔ براہ کرم اس چیز کی وضاحت کریں نیز پہلے سیکشن کے مذکورہ تین زمروں میں سے کسی ایک زمرہ میں انھیں شامل کریں۔

مبارک پھر منتخب ہو گئے

© Patrick Chappatte - Cagle Cartoons Inc.



جمهوریت کا مشاہدہ کرتے ہوئے

© Ares - Cagle Cartoons Inc.



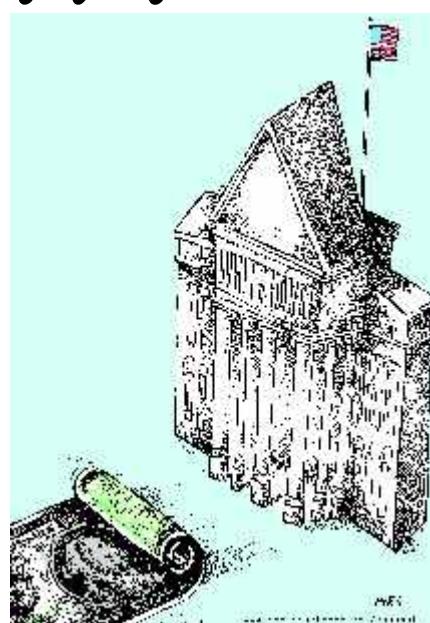
آزاد جنسی مساوات

© Tab - The Calgary Sun, Cagle Cartoons Inc.



حصول دولت کی کوشش

© Ares - Best Latin America, Cagle Cartoons Inc.



واقعہ اور پس منظر	ان حالات میں جمہوریت کے چیلنجوں کی آپ کی وضاحت
<p>(مثال) تمام سرکاری اداروں پر شہری کنٹرول قائم کرنا، پہلا کشیر جماعتی انتخاب کروانا، تمام سیاسی رہنماؤں کو جلوطنی سے واپس بلانا۔</p>	<p>چاکل: جزل پینچیٹ کی حکومت شکست کھاگئی لیکن فوج اب بھی بہت سے اداروں کے کنٹرول میں ہے</p>
	<p>پولینڈ: اتحاد کی پہلی کامیابی کے بعد، حکومت نے مارشل لانافز کر دیا اور اتحاد پر پابندی عائد کر دی۔</p>
	<p>گھانا: حصول آزادی کے فوراً بعد غرومہ صدر منتخب ہو گئے۔</p>
	<p>میانمار: سُو کی 15 سال سے زیادہ عرصہ سے گھر میں نظر بند ہیں، فوجی حکومت نے عالمی سطح پر اپنی قبولیت حاصل کر لی ہے۔</p>
	<p>بین الاقوامی تنظیمیں: امریکہ تہا سپر پاور ہونے کی وجہ سے اقوام متحدہ کو نظر انداز کرتا ہے اور یک طرفہ کارروائی کرتا ہے۔</p>
	<p>میکسیکو: 2000 میں پی آر آئی کو شکست دینے کا بعد دوسرے آزاد انتخاب۔ شکست کھانے والا نمائندہ دھاندی کا الزم لگاتا ہے۔</p>
	<p>چین: کمیونسٹ پارٹی معاشری اصلاح کی پالیسی اختیار کرتی ہے لیکن سیاسی اقتدار پر اپنی اجرہ داری برقرار رکھتی ہے۔</p>
	<p>پاکستان: جزل مشرف استصواب رائے (Referendum) کرواتے ہیں، ووٹر لٹ میں فرماڈ کے انعامات۔</p>
	<p>عراق: ملک میں فرقہ ورانہ تشدد اس حد تک پہلی گیا کہ نئی حکومت اپنا اقتدار قائم کرنے میں ناکام دھکائی دیتی ہے۔</p>
	<p>جنوبی افریقہ: منڈیلا سرگرم سیاست سے ریٹائر ہو گئے۔ ان کے بعد آنے والے حکمران مبکی پر سفید فام اقلیتوں کو دی گئی مراععات واپس لینے کا دباؤ۔</p>

واقعہ اور پس منظر

ان حالات میں جمہوریت کے چیلنجوں کی آپ کی وضاحت

امریکہ، گواتئنامو کھاڑی: اقوام متحده کے سکریٹری جنرل نے اسے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا، امریکہ نے جواب دینے سے انکار کر دیا

سعودی عربیہ: خواتین کو عوامی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت نہیں۔ اقلیتوں کو کوئی مذہبی آزادی حاصل نہیں۔

یوگوسلاویہ: یوگوسلاوہ صوبہ میں سرب اور البانیوں کے مابین نسلی کشیدگی میں اضافہ۔ یوگوسلاویہ انتشار کا شکار

بلجیم: دستوری تبدیلی کا ایک دور پورا ہو گیا لیکن ڈچ کے ترجمان مطمئن نہیں ہیں۔ وہ زیادہ خود مختاری چاہتے ہیں۔

سری لنکا: حکومت اور ایل ٹی ای کے مابین مذاکرات امن ناکام ہو گئے، تشدد کا سلسلہ دوبارہ شروع۔

امریکہ، شہری حقوق: سیاہ فاموں نے مساوی حقوق حاصل کر لیے لیکن اب بھی غریب کم تعلیم یافتہ اور بے حیثیت ہیں۔

شمالی آفریقہ: خانہ جنگی ختم ہو گئی لیکن کیتوں اور پروٹوٹنٹ کو بھی اعتماد، حال کرنا ہے۔

نیپال: آئین ساز اسمبلی تقریباً منتخب ہو گئی ہے، ترائی کے علاقے میں بے چینی ہے، ماں نوازوں نے ہتھیار نہیں ڈالے۔

بولیویا: پانی کی جدوجہد کے ایک حامی مورا لیس وزیر اعظم ہو گئے، ابم این سی کو ملک چھوڑنے کی دھمکی دی گئی ہے۔

چیلنج کی مختلف فرمیں

اب جن چیلنج کو آپ نے نوٹ کیا ہے۔ آئیے ان کو جمع کر کے کچھ وسیع زمرے بنائیں۔ ذیل میں جمہوری سیاست کے مقامات یاد رکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ ان مخصوص چیلنج میں سے ہر ایک کے سامنے ان چیلنج کا ذکر کر سکتے ہیں جسے آپ نے ایک یا ایک سے زیادہ ملکوں یا گزشتہ ابواب کے کارٹوں میں پایا ہے۔ مزید برآں ان میں سے ہر ایک دائرہ میں کوئی ایک چیز ہندوستان کی شامل کریں۔ الغرض اگر کچھ چیلنج ایسے ہوں جو ذیل میں دیے گئے کسی زمرہ میں نہ آتے ہوں تو آپ نیاز مرہ بنا کر کچھ چیزیں اس کے تحت درج کر سکتے ہیں۔

	دستوری ساخت
	جمہوری حقوق
	اداروں کی کارکردگی
	انتخابات
	وفاقیت، لامركزیت
	تنوع کی گنجائش
	سیاسی تنظیمیں
	کوئی دوسرا زمرہ
	کوئی دوسرا زمرہ

آئیے دوبارہ اس کی زمرہ بندی کریں، اس بار ان چیلنجوں کی مابہیت کے مطابق اس طرح زمرہ بندی کی جائے جس طرح پہلے سیکشن میں کی گئی تھی، اور ہر زمرہ میں ہندوستان سے کوئی نہ کوئی مثال شامل کی جائے۔

	بنیادی چیلنج
	توسعہ کا چیلنج
	جزیں متحکم کرنے کا چیلنج

آئیے اب صرف ہندوستان کی بہت غور کریں۔ ان تمام چیلنجوں پر غور و فکر کیجیے جن سے معاصر ہندوستان دوچار ہے۔ ان پانچ چیلنجوں کی فہرست بنائیے جنکا سب سے پہلے ذکر ہونا چاہیے۔ اور یہ فہرست سازی اولیت کی بنیاد پر ہونی چاہیے مثلاً جس چیلنج کو آپ سب سے اہم سمجھتے ہیں اسے فہرست میں برابر درج کیجیے۔ اس چیلنج کی ایک مثال دیجیے اور ایسے دلائل دیجیے جن سے اس کی اولیت متعین ہوتی ہو۔

اویلت	جمهوریت کا چیلنج	مثال	ترجیح کے دلائل
-1			
-2			
-3			
-4			
-5			

سیاسی اصلاحات کی بابت غور و فکر

کارکنوں، سیاسی جماعتوں، تحریکوں، اور سیاسی طور پر باشمور شہریوں کے ذریعہ انعام پا سکتی ہیں۔

● کسی بھی قانونی تبدیلی کے لیے محتاط طور پر یہ دیکھنا چاہیے کہ سیاست پر اس کا کیا اثر پڑے گا کبھی کبھی نتائج کے منفی اثرات بھی پڑ سکتے ہیں مثلاً بہت سی ریاستوں نے ان تمام لوگوں پر جن کے دوسرے زیادہ بچ ہیں پنچاٹ کے انتخابات میں حصہ لینے پر پابندی عائد کروی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے بہت سے غریب اور خواتین کے جمہوری موقعے معنی ہو گئے حالانکہ یہ مطلوب نہیں تھا۔ عام طور پر وہ قوانین جن کے ذریعہ کچھ چیزوں پر پابندی عائد کی جاسکتی ہے سیاست میں زیادہ کامیاب نہیں ہوتے۔ ایسے قوانین جو سیاسی کارکنوں کے اندر اچھی چیزیں کرنے کی تحریک پیدا کرتے ہیں، زیادہ تبدیلی کا موجب ہوتے ہیں۔ بہترین قوانین وہ ہیں جو لوگوں کو جمہوری اصلاحات کے موقع فراہم کریں۔ قانون حق اطلاعات ایسے قانون کی ایک بہترین مثال ہے جو لوگوں کو جمہوریت میں نگرانی کی حیثیت سے کام کرنے اور یہ معلوم کرنے کا حق دیتا ہے کہ حکومت میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اس طرح ایک قانون بد عنوانی کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتا اور ان موجود قوانین میں اضافہ کرتا ہے جو بد عنوانی پر پابندی عائد کرتے اور حقنی سے جرمانہ عائد کرتے ہیں۔

● جمہوری اصلاحات اصولی طور پر سیاسی عمل کے ذریعہ رو عمل لائی جاسکتی ہیں۔ تاہم سیاسی اصلاحات کا زیادہ زور جمہوری عمل کے طریقہ کار پر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ تاہم نے سیاسی جماعتوں کے باب میں بحث کی ہے، زیادہ تر توجہ عام شہریوں کے ذریعہ سیاسی شرکت کے معیار کو بہتر بنانے اور اس میں اضافہ کرنے پر دی جانی چاہیے۔

● کسی بھی سیاسی اصلاحات کے منصوبے کے تحت مخفی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ بہترین حل کیا ہے بلکہ یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کون اس پر عمل درآمد کرے گا اور کیسے۔ یہ سوچنا بڑی دانشمندی کی بات نہ ہوگی کہ متفقہ ایسے قوانین پاس کر دے گی جو تمام سیاسی جماعتوں اور ارکین پارلیمنٹ کے خلاف ہوں گے۔ لیکن ایسے اقدامات جو جمہوری تحریکات، شہریوں، تنظیموں اور ذرائع ابلاغ پر اعتماد کر کے کئے گئے ہوں یقیناً کامیاب ہوں گے۔

ان چیلنجوں میں سے ہر ایک کی اصلاح ممکن ہے۔ جیسا کہ تاہم نے اوپر ذکر کیا، ہم مخفی اس لیے ان چیلنجوں سے بحث کر رہے ہیں کیوں کہ ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ عام طور پر جمہوریت کے مختلف چیلنجوں پر قابو پانے کی بابت تمام تجوادی اور مشوروں کو جمہوری اصلاح یا سیاسی اصلاح کہا جاتا ہے۔ ہم یہاں سیاسی اصلاحات کی کوئی خاطر خواہ فہرست نہیں دینے جارہے ہیں کیونکہ کوئی ایسی فہرست ہے ہی نہیں۔ اگر تمام ممالک ایک ہی طرح کا چیلنج نہیں رکھتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک سیاسی اصلاح کا ایک ہی نئے استعمال نہیں کر سکتا۔ ہم کارکی مرمت کا کوئی طریقہ کار متعین نہیں کر سکتے جب تک ہمیں یہ نہ معلوم ہو کہ کار کا ماذل کیا ہے؟ خرابی کیا ہے؟ کون سے اوزار دستیاب ہیں اور کار کس جگہ ٹوٹی ہے؟ وغیرہ۔

کیا ہم آج کے سیاق سباق میں اپنے ملک کی اصلاح کے لیے کم از کم اس طرح کی کوئی فہرست رکھتے ہیں۔ ہم کچھ تجوادی کو قومی سطح پر اصلاحات کے لیے آگے بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اصلاحات کا حقیقی چیلنج قومی سطح پر نہیں ہو سکتا۔ صوبائی یا مقامی سطح پر کچھ اہم سوالات غور و فکر کے متقاضی ہیں۔ اس کے علاوہ، اس طرح کی کوئی فہرست کچھ دنوں بعد بے معنی ہو سکتی ہے اس لیے اس کے بجائے اپنے کچھ ایسے وسیع خطوط پر غور کریں جو ہندوستان میں سیاسی اصلاح کے وسائل و ذرائع کو ذہن میں رکھ کر ترتیب دیا جاسکے۔

● یہ سیاسی اصلاحات کی قانونی راہیں سوچنے اور ناپسندیدہ چیزوں پر پابندی لگانے کے نئے قوانین پر غور و فکر کرنے کے لیے نہایت حوصلہ افزایات ہے لیکن اس حوصلہ افزائی کی مدافعت کی ضرورت ہے۔ بلاشبہ، قانون سیاسی اصلاح میں ایک اہم روپ ادا کرتا ہے۔ قانون میں محتاط طور پر لائی گئی تبدیلیاں غلط سیاسی عمل کی حوصلہ شکنی اور اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ لیکن قانونی دستوری تبدیلیاں بجائے خود جمہوریت کے چیلنجوں پر قابو نہیں پاسکتیں۔ یہ کرکٹ کے قوانین جیسی بات ہے۔ جیسے کہ ایل بی ڈبلیو فیصلوں کے قوانین میں تبدیلی نے منفی پینگ کی حکمت عملی کو کم کرنے میں مدد دی۔ یہ خاص طور پر کھلاڑیوں، کوچوں، اور فنمنیں کے تعاوون سے کیا گیا ہے اسی طرح، جمہوری اصلاحات خاص طور پر سرگرم سیاسی

آئیے ان عمومی ہدایات کو ذہن میں رکھیں اور جمہوریت کے چیلنجوں کی چند مخصوص مثالوں پر نگاہ ڈالیں جو اصلاح کے بعض اقدامات کی مقاضی ہیں۔ آئیے ہم اصلاح کی کچھ ٹھوس تجاذب پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں کچھ چیلنج ایسے ہیں جو اصلاحات کے مقاضی ہیں۔ ان چیلنجوں پر تفصیل سے بحث کیجیے اور اپنے ترجیح شدہ حل کو مع دلائل بیان کیجیے۔ یاد رکھیے کہ یہاں پیش کیے گئے حق انتخاب میں نہ کوئی ”صحیح“ ہے نہ ”غلط“ آپ ایک سے زیادہ حق انتخاب بھی منتخب کر سکتے ہیں یا کچھ ایسی چیزوں کو منتخب کر سکتے ہیں جن کی یہاں پیش کش نہیں کی گئی ہے۔ لیکن آپ اپنے حل کی تفصیل اور اپنے انتخاب کے دلائل بیان کیجیے۔

سیاسی امداد چیلنج	ڈاکٹروں کی غیر حاضری چیلنج
<p>اوسطاً گزشتہ انتخابات میں حصہ لینے والے تمام نمائندے ایک کروڑ سے زیادہ کی پارٹی کے مالک تھے۔ یہ صاف بات ہے کہ محض مالدار لوگ یا جس کی امداد کی یقین دہائی کرائی گئی، وہی انتخاب میں حصہ لے سکتا ہے۔ زیادہ تر سیاسی جماعتیں ایسے پیسوں پر انحصار کرتی ہیں جو بڑے بڑے تاجروں کے ذریعہ بطور عطیہ دیئے جاتے ہیں۔ مایوسی کی بات یہ ہے کہ سیاست میں دولت کی کارفرمائی غریبوں کی آواز کو، جو کچھ بھی تھوڑی بہت ہے، جمہوریت میں کم کر دے گی۔</p> <ul style="list-style-type: none"> ● تمام سیاسی جماعتوں کا آخری کھانا عوامی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ ان کھاتوں کی سرکاری اہلکاروں کو جانچ کرنا چاہیے۔ ● حکومتی امداد پر مبنی انتخاب ہونا چاہیے۔ جماعتوں کو حکومت کی طرف سے کچھ امداد ملنی چاہیے تاکہ وہ انتخابی ضروریات میں خرچ کر سکیں۔ ● شہریوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ سیاسی جماعتوں اور کارکنوں کو زیادہ عطیات فراہم کرائیں۔ ان عطیات کو اکمل نیکس سے منenco ہونا چاہیے۔ 	<p>حکومت اترپردیش نے نے ایک سروے کروایا اور پایا کہ دیہی ابتدائی صحت مرکز میں معینہ ڈاکٹروں میں سے بیشتر وہاں نہیں ہیں۔ وہ قصبات میں رہتے ہیں جبکہ پرکلنس کرتے ہیں اور جس گاؤں میں ان کی تقریبی ہوتی ہے مہینہ میں ایک دوبار چلے جاتے ہیں۔ گاؤں والے قصبات کا سفر کرتے ہیں اور معمولی امراض کے لیے غیر سرکاری ڈاکٹروں کو بھاری فیس ادا کرتے ہیں۔</p> <ul style="list-style-type: none"> ● حکومت کو چاہیے کہ وہ ڈاکٹروں کے لیے یہ لازمی قرار دے کہ وہ اسی گاؤں میں رہیں جہاں ان کی تقریبی ہوئی ہے ورنہ ان کی سروں ختم کر دی جائے گی۔ ● ضلع انتظامیہ اور پولیس کو ڈاکٹروں کی حاضری چیک کرنے کے لیے اچانک چھاپہ مارنا چاہیے۔ ● ڈاکٹروں کی ایسی سالانہ رپورٹ لکھنے کے لیے دیہی پنچاہیت کو اختیار دیا جانا چاہیے جو گرام سمجھا کے اجلاس میں پڑھی جاسکے۔ ● اس طرح کے مسائل محض اسی صورت میں حل کئے جاسکتے ہیں جب اترپردیش کو متعدد ایسے چھوٹے صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے جس کا موثر انداز سے انتظام کیا جاسکے۔



سیاستدانوں کی اصلاحات

روز نے محترمہ لنگد وہ سے کلاس کے باہر ملاقات کا پروگرام بنایا، کچھ دن سے وہ یہ کچھ کرنے کا منصوبہ بنا رہی تھی۔ ”میم! کینڈا کا وہ کارٹون مجھے واقعی پسند تھا۔“ روز کسی بھی طرح گفتگو کا آغاز کرنا چاہتی تھی۔ ”کون سا؟“ محترمہ لنگد وہ کو یاد نہیں آ رہا تھا۔ میم، وہ جو کہتا ہے کہ 98% فیصد کینڈا کے لوگ چاہتے ہیں کہ تمام سیاستدانوں کو کارکی ڈگی میں مغل کر کے نیا گرا (Niagra) جھرنے میں بہا دینا چاہیے۔ میں اپنے سیاستدانوں کی بابت غور کر رہی تھی۔ ہمیں تو بہت بڑی لاری اور بہم پڑھیں ندی کی ضرورت ہو گی!“

محترمہ لنگد وہ محترمہ روز کی گفتگو پر مسکرائیں۔ پیشتر ہندوستانیوں کی طرح وہ بھی ملک کے ان سیاستدانوں کے رویے سے جو حکومتوں اور جماعتوں کو چلا رہے ہیں، ناخوش تھیں۔ لیکن وہ چاہتیں تھیں کہ روز مسائل کی پیچیدگی کو تسلیم کرے۔ ”کیا تم سمجھتی ہو کہ اگر ہم سیاستدانوں سے نجات حاصل کر لیں تو ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔“ انہوں نے پوچھا۔ ”ہاں، میم کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے ملک میں جتنے بھی مسائل ہیں ان سب کے ذمہ دار سیاستدان ہیں یعنی بد عنوانی، انتشار، ذات پات، فرقہ وارانہ تشدد، جرام پرستی اسی طرح کی تمام ہی چیزیں۔“

میڈم لنگد وہ: ”اس طرح تو ہم سب لوگوں کو وقت کی بہت ساری چیزوں سے نجات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ جو لوگ ان کی جگہ لیں گے وہ اس طرح کے نہیں ہوں گے؟“ روز: ”اچھا، میں نے تو یہ سوچا ہی نہیں تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے ایسے نہ ہوں، ہو سکتا ہے ہمیں ان سے بہتر کردار والے رہنماء میں۔“

میڈم لنگد وہ: ”میں تمہاری اس بات سے متفق ہوں کہ حالات بدل بھی سکتے ہیں اگر لوگ زیادہ احتیاط کا مظاہرہ کریں۔ بد عنوانی کو مسترد کرنے کے لیے مستدر ہیں، سیاستدانوں پر پابندی عائد کر دیں اور صحیح آدمی کو منتخب کریں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تمام سیاستدان بد عنوان نہ ہوں.....“

”میم آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں؟“ روز نے مداخلت کی۔

میڈم لنگد وہ: ”میں نے یہ نہیں کہا کہ سیاستدان بد عنوان نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جب تم سیاستدانوں کے بارے میں سوچو تو تم ان بڑے لوگوں کے بارے میں سوچو جن کے فوٹو اخباروں میں نظر آتے ہیں۔ میں ان سیاسی رہنماؤں کے بارے میں سوچتی ہوں جنھیں میں جانتی ہوں۔ میں یہ نہیں سمجھتی کہ وہ سیاسی رہنماؤں جنھیں میں جانتی ہوں میرے اپنے ساتھیوں، حکومت کے اہلکاروں، ٹھیکیداروں یا دوسرے متوسط درجہ کے پیشہ وروں سے زیادہ بد عنوان ہیں، سیاستدان کی بد عنوانی دکھائی دیتی ہے اور ہمارے اندر اس سے یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ تمام سیاستدان بد عنوان ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں اور کچھ نہیں ہیں۔“ روز خاموش نہیں رہی۔ ”میم، میرا مطلب یہ ہے کہ بد عنوانی کو ختم کرنے کے اور ذات پات اور فرقہ پرستی کو ہوا دینے کے غلط عمل پر پابندی عائد کرنے کے لیے ایک سخت قانون ہونا چاہیے۔

میڈم لنگد وہ: ”مجھے یقین نہیں روز۔ ایک بات یہاں پہلے سے سیاست میں مذہب اور ذات پات کے استعمال کرنے پر پابندی عائد کرنے والا قانون موجود ہے۔ سیاستدانوں کو اس کی ختنی را ہیں معلوم ہوتی ہیں۔ تو انیں اس وقت تک جب تک کہ مذہب اور ذات پات کی بنا پر لوگوں کو تقسیم کرنے اور غلط رہنمائی کرنے سے روکا نہ جائے، تقریباً بے اثر ثابت ہوتے ہیں۔ جب تک لوگ اور سیاستدان مذہب اور ذات و برادری کی رکاوٹیں دور نہیں کرتے، آپ حقیقی جمہوریت کا احساس نہیں کر سکتیں۔“

جمهوریت کی تعریف نو

- جمہوریت کی ہماری بحث حکومت اور اس کی سرگرمیوں کے ماورائے وسیع ہو گئی ہے۔ ہم نے بحث کی ہے کہ ذات پات، مذہب اور جنس کی بنیاد پر امتیاز کا خاتمہ جمہوریت میں کس حد تک اہم ہے۔
- آخر میں ہم نے کچھ بحث ان نتائج کی بابت کی تھی جس کی توقع کوئی بھی ایک جمہوریت سے کر سکتا ہے۔

اس ساری بحث میں ہم نے گزشتہ سال جو جمہوریت کی تعریف کی تھی اس سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے جمہوریت کی ایسی تعریف کی ہے جس کے مطابق وہ کم از کم کیا چیز ہے جس کے ذریعے کسی ملک کو ایک جمہوری ملک قرار دے سکتے ہیں۔ اپنی بحث کے دائرة میں ہم نے ان مطلوبہ شرطوں کو بھی شامل کیا ہے جنہیں ایک جمہوری ملک کو پوری کرنا چاہیے۔ ہم نے جمہوریت کی تعریف سے آگے بڑھ کر ایک اچھی جمہوریت کی وضاحت کی ہے۔

ایک اچھی جمہوریت کی ہم کس طرح تعریف کر سکتے ہیں؟ ایک اچھی جمہوریت کہی جانے کے لیے لازماً ایک جمہوریت کو کون خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ایک اچھی جمہوریت ہے تو کیا چیزیں اس میں لازماً نہیں ہونا چاہیے؟ اس کی آپ کو وضاحت کرنی ہے۔

میں اسطور پڑھتے ہوئے



ہم نے گزشتہ سال جمہوریت کی ایک عمومی تعریف سے اس سفر کا آغاز کیا تھا۔ کیا آپ کو وہ یاد ہے؟ گزشتہ سال آپ کی درسی کتاب کے دوسرے باب میں کیا تعریف کی گئی تھی؟ جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں عوام کے ذریعہ حکمرانوں کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ پھر ہم نے کئی واقعات کا مشاہدہ کیا اور اس کی خصوصیات میں اضافہ کے لیے اس کی تعریف میں معمولی توسعہ کی:

- عوام کے ذریعہ منتخب حکمرانوں ہی کو تمام اہم فیصلے لینا چاہیے
- انتخابات میں موجودہ حکمرانوں کو بدلنے کے لیے عوام کو منصفانہ موقع اور اختیار ملنا چاہیے۔

- یہ اختیار اور موقع مساوی طور پر تمام لوگوں کو ملنا چاہیے، اور اس اختیار کا استعمال لازماً ایک ایسی حکومت کے لیے راستہ صاف کرے جو دستور کے بنیادی قوانین اور شہریوں کے حقوق میں محدود ہو: ہو سکتا ہے کہ آپ اس سے مایوس ہوں کہ تعریف کسی ایسے اعلیٰ نمونہ کی طرف رہنمائی نہیں کرتی جمہوریت میں ہم جس کی توقع کرتے ہیں۔ لیکن عملی معنی میں ہم نے دانستہ طور پر شروع میں جمہوریت کی تعریف مختصر لیکن واضح الفاظ میں کی ہے۔ اس سے ہمیں جمہوری اور غیر جمہوری حکومتوں کے مابین فرق کو واضح کرنے کا موقع ملا۔

یہ بات آپ کے علم میں لائی جا چکی ہے کہ جمہوری حکومت اور سیاست کے مختلف پہلوؤں پر اپنی بحث کے طریقہ کار میں ہم نے اس تعریف سے بہت کچھ تجاوز کیا ہے:

- جمہوری حقوق پر ہم نے تفصیل سے بحث کی ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ یہ حقوق ووٹ دینے، انتخابات میں حصہ لینے اور سیاسی تنظیمیں بانے کے حق تک محدود نہیں ہیں ہم نے کچھ ایسے سماجی معاشری حقوق سے بھی بحث کی ہے جنہیں ایک جمہوریت کو اپنے شہریوں کو عطا کرنا چاہیے۔

- ہم نے تقسیم اختیارات کا جمہوریت کی روح کی حیثیت سے ذکر کیا ہے اور بحث کی ہے کہ حکومتیں اور سماجی گروپوں کے مابین تقسیم اختیارات جمہوریت میں کس حد تک ناگزیر ہے۔

- ہم نے جائزہ لیا کہ کیسے جمہوریت اکثریت کی ظالمانہ حکومت نہیں ہو سکتی اور کیوں کراقلیتوں کی آواز کا احترام جمہوریت کے لیے ضروری ہے۔

بہتر جمہوریت کی آپ کی اپنی تعریف لکھنے کے لیے یہ جگہ خالی رکھی گئی ہے۔

(یہاں اپنا نام لکھیں) _____ کی بہترین جمہوریت کی تعریف (زیادہ سے زیادہ 50 حروف):

خصوصیات (محض اتنے ہی نکات بیان کیجیے جتنا آپ چاہتے ہوں اور کم سے کم نکات میں اسے سمیٹنے کی کوشش کیجیے۔

-1

-2

-3

-4

-5

-6

-7

آپ کو یہ مشق کیسی لگی؟ کیا یہ قابل استفادہ تھی؟ بہت مقبول تھی؟ کسی قدر مایوس کن تھی؟ کسی حد تک پریشان کن تھی؟ کیا آپ اس سے آزردہ خاطر ہیں کہ اس درسی کتاب نے اس اہم کام میں آپ کی مدد نہیں کی کیا آپ اس سے پریشان ہیں کہ آپ کی کی گئی تعریف صحیح نہیں ہے؟ جمہوریت کی باب میں غور فکر کرنے کے سلسلہ میں یہ آپ کا آخری باب ہے۔ اچھی جمہوریت کی کوئی متعین تعریف نہیں ہے۔ ایک اچھی جمہوریت وہ ہے جسے ہم سوچتے ہیں اور جسے ہم بنانا چاہتے ہیں یہ عجیب سالگرتا ہے۔ تاہم اس پر غور کریں: کیا یہ ایک جمہوری بات ہو گی کہ کوئی ہمیں یہ پڑھائے یا سکھائے کہ ایک بہترین جمہوریت کیا ہے؟